OPEN ACCESS
Al-Nasr
ISSN (Online): 2958-9398
ISSN (Print): 2959-1015
https://alnasrjournal.com

قرآن اور غلامی: منٹگمری واٹ اور رابرٹ اسپنسر کی تعبیراتِ قرآنی کا مطالعہ

Quran and Slavery: A Study of the Quranic Interpretations of Montgomery Watt and Robert Spencer

Dr. Hafiz Muhammad Abrar Awan
Assistant Professor, Department of Urdu Encyclopedia of Islam, Allama Iqbal Campus, University of the Punjab, Lahore
Dr. Tariq Aziz
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Govt.Graduate College, Bhalwal
prof.aziztariq@gmail.com.
Prof. Dr. Muhammad Shahbaz Manj
Professor/Chairman, Department of Islamic Studies, University of Education, Lahore
Shahbaz.manj@ue.edu.pk
https://orcid.org/0000-0002-4641-3666

Abstract

Western scholars and Orientalists are trying their best to make doubtful the universal and eternal system of Islam in the minds of the world since dawn. One of their doubts is the slave's rights in Islam. William Montgomery Watt and Robert Spencer make great mistake in their Quran commentaries to presume that all conduct and practices of a Muslim are connected to Islam. The prime object of this study is to pick out how rights of slaves are ensured in Islam. This research is actually qualitative in nature and analytical method is also used in this research. Data has been collected from Holy Qur'an exegesis, Hadiths, various books and journals. However, it is concluded by this research that the problem of slavery is not a

problem created by Islam, but it has been going on since ancient times. Slavery was very difficult to eradicate for a number of reasons, so Islam indirectly changed it in such a way that it became a great human benefit instead of a serious social evil. Islam assures all types of rights to slaves and provides a high status to them as compare to other religions.

Key Words: Watt, Spencer, Quran, Orientalists, Slavery

تمہید

مستشرقین نے اسلام پر غلامی کو رواج دینے کا اعتراض کیا ہے ان کے بقول غلامی کا تصور اسلامی تصور برابری اور مکمل ذاتی آزادی کے خلاف ہے۔[1] وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے غلاموں کے حقوق پر کوئی خاص توجہ نہ دی جس کی وجہ سے مسلم معاشرے میں غلاموں کی حالت قابلِ رحم تھی۔ مزید برآں اسلام نے اسے ختم نہیں کیا اور معاشرے کا لازمی جزو سمجھتے ہوئے مستقل احکام دیے ہیں[2] ون ووڈ ریڈ(Winwood Read) کہتا ہے کہ "اس(محمد ﷺ) نے کثرت ازدواجی اور گھریلو غلامی کو ختم کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اس نے ان کو محدود کر کے اپنے آپ کو خوش کر لیا۔"[3]

سابقہ کام کا جائزہ

اس موضوع پر مستشرقین کی طرف سے لگائے گئے اعتراضات کو کئی فاضل مصنفین نے اپنی تحقیقی تالیفات میں رد کیا ہے۔ جہاں تک Companion to the Quran(منٹگمری واٹ) اور Blogging the Quran(رابرٹ سپنسر) میں پیش آمدہ اس موضوع پر آرا کا تعلق ہے تو ابھی تک کسی تحقیقی مضمون یا مقالے میں اس پر کام نہیں ہوا ہے۔ ڈاکٹر کلثوم بی بی اور ڈاکٹر حافظ عبدالرشید کا مضمون "اسلام میں غلامی کے خاتمے کا نظریہ: غلاموں سے متعلق اسلامی رویے کے تناظر میں ایک مطالعہ" مجلہ القلم میں شامل ہوا ہے جس میں انہوں نے مستشرقین کی آرا کا تجزیہ اور رد پیش کیا ہے۔ مزید برآں "اسلام اور غلامی" کے عنوان سے اشرف آغاز نے بھی کتاب لکھی ہے جس میں اس موضوع پر کافی تفصیل موجود ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر حافظ محمد بادشاہ کا مضمون "عورتوں کے حقوق اسلامی تعلیمات کی روشنی میں" مجلہ البصیرہ میں شائع ہو چکا ہے۔ لیکن اس لحاظ سے یہ ایک نیا اور منفرد تحقیقی کام ہو گا کہ اس میں دونوں مستشرقین کی حقوق نسواں پر قرآنی تعلیمات کے بارے میں آراء کا تقابل اور تجزیہ مستند اسلامی ذرائع سے کیا گیا ہے۔

Companion to the Quran(منٹگمری واٹ)[4] اور Blogging the Quran(رابرٹ سپنسر)[5] کی غلاموں کے حقوق پر آراء

منٹگمری واٹ نے اپنی قرآن کمنٹری میں اسلامی تصور غلامی کا سرسری ذکر کیا ہے وہ غلامی کے بارے میں لکھتے ہیں:

Slave-girls; a Muslim could have any number of slave-concubines in addition to the four legal wives.[6]

غلام لڑکیاں: ایک مسلمان چار قانونی بیویاں کے علاوہ لاتعداد لونڈیاں رکھ سکتا ہے۔

وہ مزید لکھتا ہے کہ ان کے آقا ان سے برابر سلوک نہیں کرتے تھے: "نکتہ یہ ہے کہ مادی معاملات میں ان کے آقاؤں کے ذریعے ان سے برابر سلوک نہیں کیا جاتا ہے۔"[7] لیکن رابرٹ سپنسر نے اسلامی تصور غلامی پر بھی خوب تنقید کی ہے وہ اس بارے میں لکھتے ہیں:

"V.3 goes on to say that if a man cannot deal justly with multiples wives, then he should marry only one, or resort to "the captives that your right hands possess "that is, slave girls." [8]

آیت نمبر تین مزید وضاحت کرتی ہے کہ اگر مرد متعدد بیویاں کے ساتھ انصاف نہیں کر سکتا تو اسے صرف ایک ہی سے شادی کرنی چاہئے، یا "اپنے داہنے ہاتھوں کے اسیر ان "یعنی غلام لڑکیاں کا سہارا لینا چاہئے۔

رابرٹ سپنسر قرآنی تعلیمات کی کس طرح غلط توجیح کرتا ہے اس کا اندازہ غلامی کے بارے میں اس کے ان الفاظ سے ہوتا ہے: "جہاد (مذہب کی جنگ) کے دوران بہت سارے مرد اور خواتین جنگی اسیر بن جاتے ہیں۔ امیر المومنین ان کو مجاہدین میں تقسیم کرنے کا انتخاب کرتے ہیں، جس صورت میں وہ ان مجاہدین کی ملکیت بن جائیں گے۔ یہ غلامی کفر کی سزا ہے۔"[9] وہ آج کے زمانہ میں مسلمانوں کے پاس غلام نہ ہونے کی توجیح یہ بیان کرتا ہے: "غلامی سے متعلق کوئی بھی احکام شریعت میں منسوخ نہیں کیا گیا ہے۔ آج کے مسلمان کے غلام نہ رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ جہاد (دین جنگ) میں مشغول نہیں ہیں۔"[10] وہ مزید لکھتا ہے کہ قرآن مسلمانوں کو جنگ میں قید ہونے والی باندیوں سے جنسی تعلقات قائم کرنے کی اجازت دیتا ہے۔[11]

رابرٹ اسپنسر اپنی نئ قرآن کمنٹری میں لکھتا ہے:

"There is, however, no blanket condemnation of slavery anywhere in the Qur'an, or any idea of the equality of dignity of all human beings before God."[12]

تاہم، قرآن میں کہیں بھی غلامی کی مکمل مذمت نہیں ہے، یا خدا کے سامنے تمام انسانوں کے وقار کی مساوات کا کوئی تصور نہیں ہے۔

غلامی بھی ان دوسری اسلامی اصلاحات میں شامل ہے جن کا ذکر واٹ نے اپنی دیگر کتب میں کیا ہے۔ اس کے مطابق اسلام نے غلامی کو حقیقت کے طور پر قبول کیا لیکن قرآن نے اس کو کم کرنے کے لئے کوششیں کیں۔ ان کوششوں میں غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی نصیحتیں شامل تھیں۔ اس کے بقول مومن غلاموں کو متعدد جرائم کے معاوضے کے ذریعے آزاد کیا جاتا تھا۔[13] نقادوں کی طرف سے اٹھائے گئے سوال کہ محمد ﷺ نے غلاموں کے لئے کیوں زیادہ کام نہیں کیا حالانکہ وہ اپنے منصب کی وجہ سے کر سکتے تھے۔ واٹ کا موقف ہے کہ یہ تنقید اس وقت کے عرب کی صورتحال کی غلط تعریف پر مبنی ہے۔ ایسے معاشرے میں کسی غلام کے لئے آزادی اسے دوسرے گروپ سے منسلک کرنا تھا جہاں کسی کو زیادہ مراعات یا کسی کے موجودہ گروپ میں مراعات میں اضافہ کرنا تھا۔ عرب میں چونکہ کسی گروپ کو چھوڑنا کوئی فائدہ مند نہیں تھا۔[14]

آراء کا تنقیدی، تحقیقی اور تقابلی جائزہ

زمانہ جاہلیت میں عرب میں یہودیوں کی طرح کی غلامی کا رواج تھا۔ یہ رسم جب یہودی اس سرزمین میں داخل ہوئے تو باقی رسوم ورواج کے ساتھ ہمراہ لائے اور اہل عرب نے اسے اختیار کرلیا عرب کے ہر شریف شخص کے گھر میں غلام موجود ہوتا اور وہ تحفے کے طور پر ایک دوسرے کو غلام دیتے۔ ابولہب اور عاص بن ہشام نے آپس میں اس شرط پر جوا کھیلا کہ ہارنے والا دوسرے کا غلام بن جائے گا اس طرح ہارنے پر عاص ابولہب کا غلام بن گیا۔ اسی طرح عربوں کے ہاں غلامی کی کئی اقسام تھیں۔[15]

اسلام کا تصور غلامی

قرآن حکیم میں کئی مقامات پر غلاموں کو آزاد کرنے اور حسن سلوک کرنے کا حکم ملا ہے کہیں بھی غلام بنانے کا ذکر نہیں البتہ جنگی قیدیوں کا تذکرہ موجود ہے۔ دراصل سورۃ الانفال کی یہ آیت غزوہ بدر کے جنگی قیدیوں کے بارے میں نازل ہوئی۔[16] جب آپ ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے مشورے کو رد کرکے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی رائے پر عمل کیا کہ جو فدیہ ادا کرسکتے ہیں ان سے فدیہ لے کر آزاد کردیں اور جو پڑھے لکھے ہیں وہ مسلمانوں کے دس دس بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھا کر آزاد ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی یہ مرضی ہرگز نہ تھی کہ قیدیوں کو غلام سمجھ کر نفرت وحقارت کی وجہ سے انہیں جان سے مار دیا جائے بلکہ اس میں یہ مصلحت کار فرما تھی کہ جب تک نبی ﷺ کو زمین پر غلبہ حاصل نہیں ہوتا اس کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ اپنے پاس قیدیوں کو زندہ رکھے۔[17] اس بات کی وضاحت میں سید امیر علی لکھتے ہیں کہ اسلام کے بہت سے دستور جن کے بارے میں شروع شروع میں خاموشی اختیار کی گئی یا اعلانیہ قانون تسلیم کرلیے گئے وہ بعد میں منسوخ ہوگئے ان میں سے ایک غلامی کا دستور تھا اس لیے بہت سے قوانین سلبی اور ایجابی بھی غلاموں کو آزادی کے لئے رفتہ رفتہ وجود میں لانے کے لئے وضع کئے گئے اگر اس کے برخلاف کوئی طریقہ عمل اختیار کیا جاتا تو نوزائیدہ جمہوریت کی عمارت زمین بوس ہو جاتی۔[18]

کسی کو آزاد غلام بنانے کی ممانعت

ابتدائی عہد اسلام میں چونکہ غلاموں کو بیک وقت آزاد بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔ لہذا مسلمانوں کو ترغیب دی گئی کہ وہ انفرادی طور پر اپنے غلاموں کو ازخود آزاد کردیں۔[19] جنگوں کے علاوہ اسلام نے کسی کو زبردستی غلام بنانے کے دستور کی اجازت نہ دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی ذات قیامت کے دن تین آدمیوں سے جھگڑا کرے گی ان میں سے ایک شخص وہ ہوگا جو کسی آزاد مسلمان کو غلام بنانے کے بعد بیچے گا۔[20]

غلاموں اور قیدیوں کو آزاد کرنے سے متعلق حضور اکرم ﷺ کا رویہ

عربوں کے ہاں غلام اور لونڈیاں خدمت گاری کا کام کرتے اور ان کی خدمات سے مالی فوائد حاصل کیے جاتے اس لیے ان کے مالک انہیں آسانی سے الگ کرنے کو تیار نہ تھے لیکن اللہ کے نبی ﷺ نے بڑے ہی حکیمانہ انداز میں انہیں غلاموں اور لونڈیوں کی آزادی پر آمادہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ غلاموں میں سے سب سے اچھے اور زیادہ محبوب کی آزادی پر زیادہ ثواب ملے گا۔[21] غزوہ طائف میں تقریباً بیس دن کا محاصرہ رہا اور وہ شہر فتح نہیں ہو رہا تھا آپ ﷺ نے محاصرہ ختم کرنے کا حکم دیا اور یہ اعلان کردیا کہ جو غلام قلعہ سے نیچے اتر کر آجائے گا وہ آزاد ہوگا جب طائف کا ایک گروہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور ان غلاموں کے لوٹانے کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ خدا کے آزاد کردہ ہیں اس لئے ان کو واپس نہیں لوٹایا جاسکتا ہے۔[22]

غلاموں اور لونڈیوں کے ساتھ حسن سلوک

قرآن مجید میں غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم ملا ہے۔[23] زید بن حارثہؓ رضی اللہ تعالی عنہ حضور اکرم ﷺ کے پاس نزول وحی سے بھی پہلے رہتے تھے آپ کا اس کے ساتھ سلوک اس قدر عمدہ تھا کہ لوگ عموما ان کو زید بن محمد کہتے

تھے۔[24] حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اپنے غلاموں کو وہی کپڑا پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو اور وہی چیز کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو۔[25] ہجرت مدینہ کے بعد اسلام اور کفر کے مابین کئی جنگیں ہوئی ان جنگوں میں دشمن کی فوج کے کئی افراد قید میں آئے لیکن آپ ﷺ نے ان کی رہائی کے مختلف راہیں اختیار کی۔ ابن قیم جوزی لکھتے ہیں کہ آپ نے جنگی قیدیوں میں سے کئی افراد کو ازراہ احسان رہا کر دیا بعد کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا اور بعد کو قتل اور کئی کو مسلمان قیدیوں کے عوض رہا کر دیا۔26 حضرت عمار بن یاسر رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بھی اپنے غلام کو (بلاجواز) مارا تو روزِ قیامت اُس سے اِس کا حساب لیا جائے گا۔27

آپ ﷺ کی سیرت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے غلاموں کی بے حد عزت و توقیر فرمائی اور ان کے ساتھ شفقت و محبت کا معاملہ کیا اس کی بہترین مثال حضرت زید بن حارثہؓ کی ہے کہ جب ان کے گھر والے انہیں لینے آئے تو انہوں نے نبی کی محبت میں اپنے گھر والوں کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔[28] ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ "حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ کی لونڈیوں میں سے اگر کوئی لونڈی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر (آپ ﷺ کو اپنے کسی مسئلہ کے حل کے لئے) کہیں لے جانا چاہتی تو لے جا سکتی تھی۔"29 حضرت سلام بن عمرو، صحابیِ رسول رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اُنہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں۔ اُن کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو۔ اور ایک روایت میں ہے: جو کام تمہارے لئے مشکل ہوں اُس میں اُن کی مدد لو اور جو کام اُن کے لئے مشکل ہوں اُن (کاموں) میں اُن کی مدد کیا کرو۔30

بدسلوکی کی ممانعت

صحابہ کرام غلاموں اور لونڈیوں کو برا کلمہ کہنے سے بھی گریز فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود اپنے ایک دوست کے گھر گئے تو وہ گھر پر موجود نہ تھے دوست کی بیوی نے اپنی لونڈی کو بھیجا کے پڑوس میں سے دودھ لے آئے لیکن جب اس کو آنے میں دیر ہوگئی تو عورت نے برا بھلا کہنا شروع کر دیا جس پر حضرت عبداللہ بن مسعود واپس آگئے اور دوست کو نہ رکنے کی وجہ یہ بتائی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اگر لعنت اس شخص کو کی جائے جو اس کا مستحق نہ ہو تو لعنت کرنے والے پر آجاتی ہے۔[31]

غلام کی جان کی حرمت آزاد کی جان کے برابر ٹھہرانا

غیر مسلم اقوام کے نزدیک غلام اور لونڈی کی جان جانوروں کی جان سے زیادہ اہمیت نہ رکھتی تھی۔[32] اسلام کا یہ امتیازی وصف ہے کہ اس معاملے میں اس نے آزاد اور غلام دونوں کو برابر کر دیا ہے۔ حنفی فقہاء کا اس پر اجماع ہے کہ آزاد کو غلام کے بدلے اور غلام کو آزاد کے بدلے میں قتل کر دیا جائے۔[33] کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ خون برابر ہیں۔[34]

مال غنیمت میں آزاد کے برابر حصہ

اسلام سے قبل غلام جنگوں میں اپنے مالک کی طرف سے شامل ہوتے اور مال غنیمت میں ان کا حصہ ان کے مالک وصول کرتے۔ اسلام نے اس تفریق کو ختم کرتے ہوئے مال غنیمت میں غلام کے حصہ کو آزاد کے برابر کر دیا۔ خلیفہ ثانی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت المال سے وظائف کی تقسیم کرتے ہوئے آزاد اور غلام کی تفریق نہ کرتے تھے۔[35]

شادی کا حق

اسلام کے نقطہ نظر سے غلام اور باندی دونوں کا نکاح واجب ہے۔[36] حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ایک غلام نے کسی خاندان میں رشتہ کرنے کی خواہش کی آپ نے اس خاندان والوں کو کہا کہ یہ رشتہ منظور کر لیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ

ہمیں غلاموں کے نکاح میں بیٹیاں دینے کا حکم دیتے ہیں جس پر سورۃ الحجرات کی آیت نازل ہوئی۔[37] اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی باندی کی اچھی تعلیم وتربیت کرے اور اس کو آزاد کرنے کے بعد اس سے نکاح کرلے تو اس کو دو اجر ملتے ہیں۔[38] آپ ﷺ نے فرمایا کہ "جس کے پاس لونڈی ہو وہ اُسے بہترین ادب سکھائے اور اُسے بہترین تعلیم دے، پھر آزاد کر کے اُس سے نکاح کرلے تو اُس کے لئے بھی دوہرا اجر ہے۔"[39]

فکر ورائے کی آزادی

غلام کو غیر مسلم اقوام میں یہ حق حاصل نہ تھا کہ وہ درست بات پر بھی اپنے مولا کے کسی فعل پر نکتہ چینی کرے لیکن اسلام نے باقی تمام لوگوں کی طرح غلام کو بھی فکر ورائے کی آزادی دی۔ حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ غلام اپنے آقا کو نصیحت کرے اور اپنے خالق کی عبادت بھی اچھی طرح بجالائے تو اسے دوہرا اجر ملے گا۔[40]

آزاد لوگوں کی نسبت کم سزا

اسلام نے غلاموں کے لئے حدود وعقابات میں سزا آزاد کے نصف رکھی ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ اگر غلاموں کو سزا آزاد لوگوں کی برابر شروع کردی جائے تو ظلم وجور کا دروازہ کھل جائے گا۔ غلاموں کے لئے حدود کو اس بنا پر کم کیا گیا ہے کہ ہلاکت پر ختم نہ ہوں۔[41] صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ اس بات کا خاص خیال رکھتے تھے کہ محض اس غلام ہونے کی وجہ سے کسی کو زیادہ سزا نہ مل جائے۔[42]

عاملوں کے ذریعے غلاموں کے حقوق

حضرت عمر فاروق اپنے پاس آنے والے وفد سے اس علاقے کے گورنر کے بارے میں پوچھتے کہ وہ کیسا آدمی ہے؟ بیماروں، غلاموں، ضعیفوں اور کمزوروں کے ساتھ اس کے سلوک کے بارے میں پوچھتے اور اگر انہیں اثبات میں جواب نہ ملتا تو اسے معزول کر دیتے۔[43]

نمازوں کی امامت

غلاموں کو اسلام نے یہ عظیم شرف بھی بخشا ہے کہ وہ نمازوں کی امامت کرائیں۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ ابو حذیفہ کے امام سالم نماز میں امامت کرواتے اور آپ کی اعتدا میں مہاجرین اول ہوتے۔ حضرت عمر نے جب حضرت عبد اللہ بن مسعود کو کوفہ کا قاضی بنایا تو عمار بن یاسر کو کوفہ کا امام نماز بنایا جو ایک آزاد کردہ غلام تھے۔[44]

نام لینے میں توہین سے حفاظت

آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی میرا غلام یا میری لونڈی نہ کہے اور نہ ہی غلام اپنے مالک کو میرا رب کہے۔[45] اس حدیث مبارکہ سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اسلام نے غلام کو وہ تمام حقوق عطا کیے ہیں جو ایک انسان ہونے کے ناطے اس کا حق ہے۔[46]

مسلمانوں کو غلام آزاد کرنے کی ترغیب

اسلام میں مختلف انداز میں غلاموں کو آزاد کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے اس مقصد کے لیے کئی مواقع ایسے رکھے گئے ہیں جن کے ذریعے غلام خود اپنے آقا سے آزادی حاصل کر سکیں. قرآن مجید میں زکوۃ کے جو مصارف بیان ہوئے ہیں ان میں سے ایک گردنیں چھڑانا بھی ہے۔ اس طرح شریعت نے رقم خرچ کرکے غلام آزاد کرنے کی ترغیب دی ہے۔ اسی طرح جو لوگ اپنی معاشی ضروریات اور دیگر معاملات کی وجہ سے غلام آزاد نہیں کرنا چاہتے تو ایسے لوگوں کے لئے اسلام نے یہ سہولت رکھی ہے کہ وہ غلاموں کے لیے کچھ ایسی تدابیر پیدا کریں جو ان لوگوں کی آزادی کے لیے راہ ہموار کرسکیں ان میں سے کسی بھی تدبیر کے ذریعے آزادی حاصل کرنے والے کو مدبر کہتے ہیں۔[47] آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے روایت کیا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ مسلمان غلام کو آزاد کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ اُس غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں اُس (آزاد کرنے والے شخص) کے ہر عضو کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دے گا حتی کہ غلام کی شرمگاہ کے بدلہ میں اُس کی شرمگاہ کو آزاد کر دے گا (یعنی ایک ایک عضو کے بدلے میں اجر عطا ہو گا۔48 اسلام نے غلاموں کی آزادی کیلئے ایک صورت یہ نکالی ہے کہ اگر ان سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو وہ کفارہ کے طور پر غلاموں کو آزاد کریں۔[49] اسی طرح قسموں کے کفارہ میں بھی غلام آزاد کرنے کا حکم ہے۔[50] اور کفارہ صوم اور کفارہ ظہار میں بھی غلاموں کو آزاد کرنے کا حکم ہے۔[51] اسلام نے یہ حق تسلیم کیا ہے کہ اگر وہ خود سے آزادی حاصل کرنا چاہیں تو ان پر کسی قسم کی قید یا بندش نہیں لگائی ہے صرف یہ کہا ہے کہ وہ آقا کی رضامندی حاصل کریں۔ ان میں سے ایک طریقہ اسلام نے مکاتبت کا تجویز کیا ہے۔[52]

آقا جو خود کھائے اور پہنے وہی غلاموں کو کھلائے اور پہنائے

دوسری اقوام کے لوگ غلاموں کو کھانے کے لئے اتنا ہی دیتے تھے کہ وہ زندہ رہیں لیکن اسلام نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ تم اپنے غلاموں کو وہی کھلاؤ اور پہناؤ جو تم خود کھاتے اور پہنتے ہو۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ حکم واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ اس پر علماء کا اجماع ہے۔ مزید بر آں غلام کی طاقت سے زیادہ اس سے کام نہ لیا جائے۔[53]

غلاموں کی تعلیم وتربیت پر اجر وثواب

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے غلاموں کی تعلیم وتربیت پر بہت زیادہ زور دیا اور اسے اجر وثواب کی وجہ قرار دیا۔ آپ نے فرمایا تین اشخاص ہیں جن کو دوہرا اجر ملے گا ایک وہ جو اپنی باندی کو تعلیم دے کر اور ادب سکھا کر خود اس سے نکاح کر لے۔[54] حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے غلام حضرت زید بن حارثہؓ کی شادی اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب بن جحش سے کرا دیں تا کہ ان کی معاونت سے کتاب وسنت کی تعلیم عام ہو جائے۔[55]

بغیر تحدید کے آقا کے باندی سے استمتاع پر اعتراضات کا جائزہ

اسلام نے بیویوں کی تعداد میں تحدید کر دی ہے لیکن اس کے برعکس باندیوں کی اس سلسلے میں کوئی تحدید نہیں کی۔ اسلام کا یہ حکم مصلحت پر مبنی ہے کہ جنگوں میں قیدیوں کی تعداد ہزاروں میں ہوتی ہے جن میں خواتین بھی شامل ہوتی ہیں اس لیے انہیں مجبوری کی شکل میں لوگوں میں بانٹ دیتا ہے تا کہ ان کی پرورش ہوتی رہے اس طرح اگر ان کی تحدید کر دی جاتی تو باقی لونڈیوں کا کیا حال ہوتا؟ اس لئے اسلام نے صرف ان کے مالکوں کو حکم دیا کہ جب چاہو ان سے استمتاع کر و یا انہیں آزاد کر کے اپنے نکاح میں لے لو یا پھر ان کی شادی کسی اور جگہ کر دو۔

مالکہ اپنے غلام سے تمتع نہیں کر سکتی

عورت میں عزت نفس کا مادہ مرد کی نسبت زیادہ ہوتا ہے پھر عورتوں میں برائی میں ملوث ہونے کے کم امکانات ہوتے ہیں اور اگر ان سے کوئی لرزش ہو جائے تو اسے ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اگر دینِ اسلام عورتوں کو اپنے غلاموں سے تعلق قائم کرنے کی اجازت دیتا تو معاشرے میں عورتوں کا مقام گھٹ جاتا۔ اس سلسلے میں مولانا مودودی لکھتے ہیں کہ "اپنے غلام سے کسی عورت کا تعلق شہوت رانی کی غرض کو تو پورا کر سکتا ہے مگر اسلامی نظام تمدن کے اندر بہت سی دوسری اغراض کو پورا نہیں کر سکتا جن کو اسلامی شریعت نے عورت اور مرد کو زدواجی تعلق میں ملحوظ رکھنا ضروری سمجھا ہے۔ مرد عورت کا غلام ہونے کی وجہ سے اس کا تابع ہو گا اور معاملات کی نگرانی کیلئے اسے جو اقتدار ملنا چاہیے وہ نہیں مل سکے گا۔"[56] دونوں مستشرقین کے اعتراض کے جواب میں عرض ہے کہ اسلام نے غلامی کو بالکل ختم اس لیے نہیں کیا کہ چونکہ اس زمانے میں حالات ایسے نہ تھے کہ اس لعنت کو ختم کیا جاتا لیکن وقت کے ساتھ اسلام نے اس وقت تک اس کے وجود کو برداشت کیا جب تک حالات مکمل

خاتمے کے لیے ساز گار نہ ہو گئے اور ساری دنیا کے لوگ غلاموں کے متعلق ایک لائحہ عمل پر اکٹھے ہو گئے۔[57] سید امیر علی لکھتے ہیں کہ "اسلام میں جس غلامی کی اجازت تھی وہ کل تک دنیا عیسائیت یا امریکہ میں 1965ء تک رائج غلامی سے کوئی مشابہت نہیں رکھتی تھی جبکہ ایک مذہبی جنگ نے اس لعنت کو ختم کر دیا۔"[58] اسلام میں غلامی کے مسئلہ پر اعتراض کے جواب میں سر سید احمد خان لکھتے ہیں: "اگر اس معاملہ پر مذہبی طور پر نظر کی جائے تو نہ یہودیوں کو اور نہ عیسائیوں کو اس قدر جرات ہو سکتی ہے کہ اس میں کچھ نکالیں یا اس کی نسبت کچھ اعتراض کریں، کیونکہ توریت کا ہر صفحہ ایسے مضامین سے بھرا ہوا ہے جس میں غلامی کا جواز تسلیم کیا گیا ہے۔"[59]

مغرب کے مفکرین کی کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ بات سامنے آتی ہے کہ اسلام کے خلاف انتہائی بغض رکھنے کے باوجود غلامی کے بارے میں وہ اسلام کی تعلیمات اور عمل کے معترف ہیں۔ جان ڈنبرگ لکھتا ہے کہ "اسلام نے غلاموں کی حالت بہتر بنانے کی بڑی کوشش کی ہے۔"[60] موسیو لیبان کے مطابق "اسلام میں غلاموں کا تصور عیسائیوں کے غلاموں کے تصور سے بہت مختلف ہے۔"[61] بوڈلے (R.V.C Bodley) لکھتے ہیں کہ "غلامی عیسائیت کے ساتھ موجود رہی اور اس نے انیسویں صدی کے آخر تک بھی عیسائیت کے ذریعہ اپنے جواز کی کوشش کی۔"[62]

خلاصۂ بحث

قرآن و سنت کی تعلیمات اور مسلم اور غیر مسلم علماء کے دلائل اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ اسلام میں غلاموں اور لونڈیوں کو باقی معاشروں اور مذاہب کے برعکس بہت اعلی مقام دیا گیا۔ قرآن کے احکامات اور پیغمبر کی ہدایت نے ایسے عملی اقدامات اٹھائے کہ غلامی کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ ممکن ہو۔ رابرٹ سپنسر کی تمام تنقید اور آراء بغض اور غلط فہمی پر مبنی ہیں۔ جبکہ منٹگمری واٹ نے حقیقت کو سمجھنے کے باوجود اس کا برملا اظہار نہیں کیا ہے۔

References

Al Sheha, Human Rights in Islam, 13. 1[1]
http://hrlibrary.umn.edu/research/Egypt/HumanRightsinI-slam.pdf

Dr. Muhammad Shamim Akhtar Qasmi, "Ghulamon sa Mutaalaq Islam Rehnuma 2 Asool," Mahnama Dar Uloom 95 no, 1-2 (2011):8.

3 Reade, W. Winwood, "Efforts of Missionaries among Savages," Journal of the Anthropological Society of London, no. 3 (1865): clxvii.

Dr. William Montgomery Watt is a famous Scottish Orientalist and Islamic Scholar. 4 He was born in 1909. He got his higher education from Edinburgh and Oxford Universities. The last Orientalist died in 2006. He wrote many books and articles on Islam, Quran and life of the Prophet Muhammad. He also wrote a commentary of the Quran "Companion to the Quran" along with his other books on the Quran.

Robert Spencer is an American anti-Islamic writer. He was born in 1962 and has a 5 background in Catholic Christianity. He got his Master Degree from University of Chapal Hill. He is a director of the website Jihad Watch. He has published more than twenty books on Islam, Quran and other themes. His two books have been the New York Times best seller books. He also wrote a Quran commentary, "Blogging the Quran". His has planned to publish his new Quran commentary, "The Critical Quran: The key Islamic commentary and Contemporary Historical Research" in November 2021

W. MontgomeryWatt, Companion to the Qur'an: Based on the Arberry Translation 6 (London: George Allen & Unwin Ltd., 1967), 62.

Watt, Companion, 185.7
[8] . Spencer, Robert. "Blogging the Quran." Accessed November 4, 2013. http://www.jihadwatch.org.
[9] Spencer, Blogging, 30.
Spencer, Blogging, 2810
Robert Spencer, The Truth about Muhammad (Washington DC: Regency Publishing, 11 2001), 105.
Robert Spencer, The Critical Qur'an: Explained from Key Islamic Commentaries and 12 Contemporary Historical Research (New York: Post Hill Press, 2021), 192.
William Montgomery Watt, Muhammad at Medina (Oxford: Oxford University 13 Press, 1994), 295.
Watt, Muhammad at Medina, 295.14
15 Ahmad Saeed, Islam ma Ghulami ki Haqeeqat (Delhi: Nidwat al-Musnafin, n.d), 109.
16 Al-Anfal 8:67.
17 Dr. Kalsoom Bibi and Dr. Hafiz Abdul Rashid, Theory of the Abolition of Slavery in Islam: A Study in the Context of Islamic Attitudes towards Slaves". Al-Qamar 3 no.1 (2020): 81.
18 Syed Amir Ali, Rohe Islam (Delhi: Islamic Book Center 2005), 410.
19 Al-Baqarah 2:177.
20 Ābū 'Abdullah Muḥammad bin Isma'īl Bukhārī, Al Jameh Al Sahih (Beruit: Dar Alkalam, 1981), Hadith: 2227.
21 Imam Al-Bukhari, Al-Jami' al-Sahih, Hadith: 2517.
22 Ashraf Aghz, Islam aor Ghulami (Lahore: Nazir Sons Publications, 1987), 148.
23 Al-Nisa 4:36
24 Abu Abdullah Muhammad Ibn Saad. Tabaqat al-Kubra (Beirut: Dar Beirut Lil Tabahat wal Nashar, 1398 AH / 1978)3:42.
25 Sulaiman bin Ahmad bin Ayyub bin Mutair al-Lakhmi al-Tabarani, Al-Mu'jam al-Kabeer (Cairo: Maktaba Ibn Taymiyyah, n.d), 19:169. Hadith: 379.
26 Ibn Qayyim al-Jawzi, Zad al-Ma'ad (Cairo: Dar al-Ryan for Heritage, 1987), 3:109-110.
27 Abu Bakr Ahmad bin Umar and bin Abd al-Khaliq Bazar, al-Musnad (Beirut: Dar al-Ma'rif, 1409 AH), 4:237.
28 Izz al-Din Jazri Ibn Athir, Asdal-Ghabah fi Marafah Sahabah (Cairo: Dar al-Sha'ab 1970), 2: 282.
29Ābū 'Abdullah Muḥammad bin Isma'īl Bukhārī, Al Jameh Al Sahih (Beruit: Dar Alkalam,1981),5:2255.
30 Abu Abdullah bin Muhammad, Imam Ahmad bin Hanbal, Al-Masnad) Beirut: Al-Muktab al-Islami, 1978),58:5, 371, Hadith: 20600, 23196.
31 Allama Abdullah Al-Emadi, trans. Tabaqat Ibn Saad (Karachi: Nafis Academy, 1977), 3: 238.
32 Syed Amir Ali, Fatawi Alamgiri (Lahore: Hamid & Company, n.d), 2-3.
33 Abu Bakr Ahmad ibn Ali Jassas, Ahkam al-Quran (Beirut: Dar Al-Ahya Al-Tarath Al-Arabi, 1405 AH), 1:157.
34 Dr. Ahmad Fatehhi Bahnsi, Al-Qasas fi Fiqh Al-Salami (Lahore: Markaz Tehqeeq Dial Singh, n.d), 78.
35 Ahmad Said, Islam ma Gulami ki Haqeeqat,161.

36 Nasir al-Din Abu al-Khair al-Baydawi, Anwar al-Tanzil and Israr al-Taweel (Egypt: Mustafa al-Bani al-Halabi, 1358 AH), 99.
37 Al-Hujarat 13:49.
38 Maulana Ashraf Ali Thanvi, trans. Tafsir Ibn Abbas (Karachi: Kalam Company, n.d), 254:3.
39 Abu Abdullah Muhammad bin Yazid Qazwini Ibn Majah, Sunan (Beirut: Dar al-Kitab al-Ulamiya, 1419 AH / 1998),:1 629- Hadith: 1956.
Ibn Maa Jah, Al-Sunan, Kitab al-Nikah, Chapter Al-Ralq Yataq Ummah then marries her, 629:1, Hadith Collection: 1956.
40 Ahmad Said, Islam ma Gulami ki Haqeeqat,168.
41 Shah Waliullah, Hajjatullah al-Balaga (Karachi: Dar al-Sha'hat, n.d), 2: 60.
42 Ashraf Agha, Islam aur Ghulami, 51.
43 Al-Amadi, Tabaqat Ibn Sa'd, 184:3.
44 Ahmad Said, Islam ma Gulami ki Haqeeqat,190.
45 Imam Muslim Abu al-Husayn ibn al-Hajjaj ibn Muslim, al-Sahih (Beirut: Dar Ihya al-Trath al-Arabi, n.d),2:1147, Hadith: 5877.
Imam Muslim, Sahih Muslim, Kitab al-Salam, 998, raqam Hadith: 5877.
46 Imam Ābū Da'uwd Sulemān bin Ash'th, Alsunan (Multan: Maktaba Imdadia, 1361H),-2:701
47 Mufti Ashiq Ali, Ibadaat wa mamlaat say mutalaq faqhi ahkaam (Karachi: Adarat al-Qur'an and Uloom al-Islamiya, 2001), 2: 93.
48 Imam Muslim Abu al-Husayn ibn al-Hajjaj ibn Muslim, al-Sahih (Beirut: Dar Ihya al-Trath al-Arabi, n.d),2:1147:2, Hadith: 1509.
Imam Muslim, Al-Sahih, Kitab al-Attaq, baab fi Fazl al-Attaq 1147:2, raqam Hadith: 1509.
49An-Nisa 4:92.
50Al-Ma'idah 5:89.
51Al mujalah 4:3:
52Al-Nur 24:33
53 Yahya bin Sharaf Nawi, Sharh Sahih Muslim (Cairo: Dar al-Ryan al-Latrath, 1987), 133:4.
54 Ābū 'Abdullah Muḥammad bin Isma'īl Bukhārī, Al Jameh Al Sahih (Beruit: Dar Alkalam,1981), Kitab al-Ilm, Baab Taleem ul rajul Ummah wa ahlahi. Kitab al-Jihad.
55 Ibn Athir, Asdal Ghabah Fi Marafah Al-Sahaba, 7:125
56 Syed Abul Ala Maududi, Tafhimat (Delhi: Markazi Maktaba Islami, n.d), 2:378.
57 Syed Qutb, Islam aur Jadeed zehn k shubhat, 88-89.
58 Amir Ali, Rooh e Islam, 413.
59 Obaidullah Koti Nadvi, Muqalaat Sir Syed Ahmad Khan aur Mustasreqeen, edt. Hafiz Abdul Ghaffar, Sirat al-Nabi aur Mustasreqeen (Lahore: Darul Noor, 2019), 58.
60 Akbarabadi, Islam main Ghulami ki Haqeeqat, 207.
61Akbarabadi, Islam main Ghulami ki Haqeeqat, 202.
62 Ronald Victor Courtenay Bodley, The Messenger, The Life of Muhammad (Lahore: Orientalia, 1954), 82.